السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

’’جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔‘‘

کیا بدعتی کا وہی عمل غیر مقبول ہوتا ہے جو بدعت ہے یا (اس کی وجہ سے) اس کے تمام اعمال غیر مقبول ہوجاتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بدعتیں کئی طرح کی ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو دین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں، کچھ وہ ہیں جن کا تعلق عباد کے طریق ادائیگی سے ہے، یادین میں کسی غیر مقبول ہوجاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ٢٣ ...الفرقان

’’ہم ان علموں کی طرف آئیں گے جوانہوں نے کئے اور انہیں بکھرا ہوا غبار بنادیں گے۔‘‘

اگر بدعت کا تعلق عبادت کی کیفیت سے ہو مثلاً اجتمادی طور پر ذکر، تکبیرات اور تلبیہ ادا کرنا، یا بدعت اس قسم کی ہو کہ دین میں ایک نیا کام شروع کردیا جائے جو شریعت میں موجود نہیں مثلاً میلا منانا، تو یہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہوگا۔

کیونکہ صحیحین میں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان مروی ہے :

((مَنْ أَحدثَ فِي أَمرِنَا هذا مَا لَيْسَ مِنه فَهُوَ رَدٌّ))

’’جس نے ہمارے اس دین میں ایسا نیا کام نکالا جو اس میں اس نہیں ہے تو بہ مردود ہے۔‘‘
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ